OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 www.arjicc.com ISSN (PRINT): 2710-0227
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v3.01(22)u10.128-145

جادو کی حقیقت قرآن واحادیث کی روشنی میں (ایک تحقیقی جائزہ)

The Reality of Magic in the Light of Qur'an and Hadith (A Research Review)

Dr. Yasmin Nazir
Assistant Professor, Department of Islamic studies,The Govt Sadiq College woman university Bahawalpur.
Email: yasmin.nazir@gscwu.edu.pk

Syeda Madiha Saif
Department of Islamic studies,The Govt Sadiq College woman university Bahawalpur.
Email: Syedamadihasaif@gmail.com

Dr. Muhammad Muavia Khan
Visiting Lecturer,The Islamia University of Bahawalpur.
Email:dr.muaviakhan2872@gmail.com

Received on: 12-01-2022 Accepted on: 14-02-2022

Abstract

Magic is the art of bringing unnatural manifestations of events. This knowledge has been entering the faith of every age and every nation. It is essential for every Muslim to be aware of the reality of magic. Magic is an ancient science in the world of science. From the very beginning of creation, its existence and evidence has been found in human society. Infidelity is influenced by satanic forces through words and actions. Because of this, not only the common man but also the messengers of Allah Almighty used to be affected. Women are often the most affected by magic because Allah Almighty has made women weak and less tolerant, due to which the atrocities against them or the incidents against their temperament are very much on their minds. She puts pressure on him and leaves his patience and goes to the priest's door. The number of men is generally less than that of women. The short story is that witchcraft is one of the major sins in Islam and this article contains an overview of the reality of magic and its effects. In this article, the introduction of magic has been clarified in the light of Qur'an and Sunnah and also the magic on the Holy Prophet has been mentioned. The scholars have clarified the difference between the reality of magic and its relation and the form of the jinn and the reality of the priesthood has been brought to the fore.

Keywords: Magic, manifestations, essential, ancient science, Women, Qur'an, Sunnah, Islam, jinn

تمہید

دین اسلام کی ہمہ گیر خوبیوں اور صفات میں سے ایک نمایاں خوبی یہ ہے کہ ہمارے دین نے ہمیں زندگی کے کسی میدان میں رہنمائی کے بغیر نہیں چھوڑا۔ جادو اور آسیب کے علاج اور بچاؤ کے سلسلہ میں ہمارا دین مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ بعض لوگ جادو کا انکار یہ کہہ کر دیتے ہیں کہ یہ سب محض خیالی باتیں یا افسانے ہیں حالانکہ نبی پاک ﷺ پر جادو ہوا، اس کی وضاحت قرآن و سنت سے ہوتی ہے۔ جادو اور آسیب زدگی ایک حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جادو کے لیے عربی میں لفظ سحر استعمال ہوتا ہے جس کے معنی وہ چیز جس کا ماخذ لطیف ہو یعنی دھوکہ دینا۔ اسلام میں جادو کا حکم واضح ہے جس کا ذکر قرآن مجید کی متعدد آیات میں ملتا ہے۔

جادو کی تعریف

جادو کا لغوی معنی: جادو کے لیے عربی میں سحر کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جوہری کہتے ہیں السحر کا معنی الاخذہ ہے، ہر وہ چیز جس کا ماخذ لطیف ہو اور باریک ہو وہ سحر ہے۔ **سحرہ یسترہ سحراً و اساحر سحرہ** کا معنی دھوکہ دینا ہے۔[1]

امام لیث فرماتے ہیں:

"جادو اس عمل کا نام ہے جس میں پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس سے مدد لی جاتی ہے۔"[2]

ابنِ منظور اس کی توجیح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"ساحر جادو گر جب باطل کو حق بنا کر پیش کرتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹ کر سامنے لاتا ہے تو گویا وہ اسے دینی حقیقت سے پھیر دیتا ہے۔"[3]

عربوں نے جادو کا نام سحر اس لیے رکھا ہے کہ یہ تندرستی کو بیماری میں بدل دیتا ہے۔

جادو کا اصطلاحی مفہوم:

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

"شریعت میں سحر (جادو) ہر اس کام کے ساتھ مخصوص ہے جس کا سبب مخفی ہو، اسے اس کی حقیقت سے ہٹ کر پیش کیا جائے اور دھوکہ دہی اس میں سے نمایاں ہو۔"[4]

حافظ ابن قیم کہتے ہیں:

"جادو مختلف خبیث روحوں سے ترکیب پانے والی ایک چیز ہے جس سے انسانی طبیعت متاثر ہوتی ہے۔"[5]

شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں ہے:

"جادو کے متعلق یہ بات سمجھنی چاہئے کہ اس میں دوسرے شخص پر اثر ڈالنے کے لیے شیاطین یا ارواح خبیثہ یا ستاروں کی مدد مانگی جاتی ہے، جادو دراصل ایک نفسیاتی اثر ہے جو نفس سے گزر کر جسم کو بھی اسی طرح متاثر کر سکتا ہے جس طرح جسمانی اثرات جسم سے گزر کر نفس کو

متاثر کرتے ہیں۔ جادو سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی مگر انسان کا نفس اور اس کے حواس اس سے متاثر ہو کر یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ حقیقت تبدیل ہو گئی ہے۔"[6]

جادو کی تاریخ:

اہل لغت مفسرین اور محدثین نے تحریر فرمایاہے کہ جادو ایسا عجیب وغریب علم اور فن ہے جس سے سب سے پہلے لوگوں کی فکر و نظر کو متاثر کیا جاتاہے اسی بناء پر انبیاء کرام علیہ السلام پر لگنے والے الزامات میں سنگین الزام یہ بھی ہوا کرتا تھا کہ یہ رسول نہیں بلکہ جادو گر ہیں انبیاء کے مخالف اسی الزام کی بنیاد پر بہت سے لوگوں کو ان سے دور رکھنے میں کامیاب ہوا کرتے تھے کیونکہ ہر نبی کی گفتگو اس قدر موثر اور مدلل ہوا کرتی تھی جس سے لوگوں کی سوچ کے زاویے تبدیل ہو جایا کرتے تھے اور مخالف یہی کہ کر لوگوں میں پروپیگنڈا کرتے کہ اس نبی کے قریب ہونے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ اس کی زبان میں جادو ہے سیرت اور تاریخ کے حوالے اس بات پر گواہ ہیں کہ جب اہل مکہ کو نبی آخر الزمان ﷺ کے خلاف تمام ہتھکنڈے ناکام ہوتے ہوئے دکھائی دیے تو انہوں نے عرب کا نمائندہ اجتماع کیا جس میں سر فہرست ایجنڈا تھا کہ حج کے ایام قریب ہیں لوگ دور دراز سے حرم شریف کی طرف آنے والے ہیں لہذا ہمیں قبل از وقت اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ ابن عبداللہ سے لوگوں کو کس طرح دور رکھا جائے بالآخر وہ اس بات پر متفق ہوئے کہ آپ ﷺ کی دعوت کو جادو کا فن قرار دیا جائے کیونکہ جادو گر ہی اس طرح تیزی کے ساتھ لوگوں کے دل ودماغ کو متاثر کرتے ہیں۔[7]

ابن اسحاق کہتے ہیں:

"یمن میں ایک قبیلہ بنی جنت نام ہے زمانہ جاہلیت میں اس کے اندر ایک زبردست کاہن تھا جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو اس قبیلہ کے لوگ اس کاہن کے پاس گئے اور اس کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ہم کو اس نبی کی خبر دیجئے کہ یہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں یا نہیں وہ کاہن اپنے پہاڑ سے نیچے اترا پھر ان کی طرف ہو کر کہا اے قوم یقین جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو بزرگی دی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز مسجد نبوی میں تشریف رکھے ہوئے تھے کہ ایک عرب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تم نے اسلام قبول کیا ہے اس نے کہا میں مسلمان ہوں آپ نے فرمایا تم زمانہ جاہلیت میں کہانت کرتے تھے اس نے کہا کہ آپ میرے آتے ہی ایسی بات کہی جو آپ نے کسی سے نہ فرمائی آپ نے فرمایا ہم زمانہ جاہلیت میں نہایت ذلیل حالت میں تھے بتوں کی پرستش کرتے تھے اس شخص نے کہا بیشک میں جاہلیت کے زمانہ میں کاہن تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھ کو بتلاؤ کہ تمہارے جن نے اسلام اور حضور ﷺ کی نسبت کیا خبر دی اسلام کے مظاہر ہونے سے قبل میرا جن آیا اور مجھ سے کہنے لگا اے شخص تو نے جنوں کے رنج وملال اور اپنے دین سے ان کی مایوسی وناامیدی اور ان کی سفر کی تیاری پر غور نہیں کیا۔[8]

ابن خلدون لکھتے ہیں:

اہل بابل میں سریانیوں اور کلدانیوں کے ہاں اور اہل مصر میں فرعونیوں اور قبطیوں میں جادو کا دھندا عام تھا انہوں نے جادو کے علم کے متعلق

کئی کتب لکھی تھیں بعد میں آنے والے لوگوں نے ان سے اس علم کو حاصل کیا ان احوال کے بعد "مصاحف الکواکب السبعۃ" اور "طعطم الھندی" کی کتب معرض وجود میں آئیں پھر مشرق میں فن جادو گری میں جادو گروں کا بڑا فنکار جابر بن حیان پیدا ہوا اس نے پہلے لوگوں کی جادو سے متعلق کتب کی ورق گردانی کی اس کے بعد مسلمہ بن احمد مجریطی آیا جو کہ تعلیمات وسحریات میں اہل اندلس کا امام تھا چنانچہ اس نے جادو کی ان تمام کتابوں کو مختصر کر کے نئی ترتیب دی۔[9]

ابو بکر الجصاص لکھتے ہیں کہ اہل بابل سات ستاروں کی پوجا کرتے تھے یہ جادو صرف بابل اور مصر میں مشہور نہ تھا بلکہ عراق کے مختلف علاقوں اور ہندوستان، مراکش، شام اور روم میں بڑے بڑے جادو گر موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر کچھ جادو نازل کرنے کا ذکر کیا ہے تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اہل بابل جادو کو مانتے تھے یہ کلدائی لوگ تھے جو حضرت موسیٰؑ اور حضرت سلیمانؑ سے کافی عرصہ پہلے گزر چکے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت سلیمانؑ سے جادو کی معرفت اس کو ان سے سیکھنے اور عمل میں لانے کی نفی کی ہے۔[10]

وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ[11]

(اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا، بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جادو اتارا گیا تھا وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر۔)

یہ خطاب دراصل یہودیوں کو ہے جو اس جادو کی پیروی کرتے تھے جو حضرت سلیمانؑ کی حکومت میں شیاطین لوگوں کو سکھاتے تھے۔ یہودی الٹا حضرت سلیمانؑ کو ہی جادو گر ہونے کی تہمت لگانے اور ان کے نبی ہونے کی نفی کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت سلیمانؑ کو ان کی تہمتوں سے بری کر دیا اور جو جادو کا عمل کرتے تھے ان کو جھوٹا کہا ان لوگوں نے شیاطین کی پیروی کی حالانکہ حضرت سلیمانؑ نے انہیں صرف اللہ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا۔

مشہور مفسر قرآن ابن جریر طبریؒ نے اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ "شیاطین آسمان دنیا سے کچھ باتیں چوری چوری سننے کی کوشش کرتے اگر کسی شیطان نے کسی وقت کوئی سچی بات سن لی تو وہ اس کے ساتھ ستر جھوٹ ملا لیتا اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کو ان باتوں پر مطلع کر دیا انہوں نے وہ باتیں اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں حضرت سلیمانؑ فوت ہو گئے تو وہ نکال لی گئیں لوگوں نے جب نکال کر دیکھا تو کہنے لگے "یہ تو جادو ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کی صفائی دی حقیقتاً جادو پر چلنے والے اور سکھانے والے شیاطین تھے۔[12]

ہاروت وماروت میرے نزدیک راجح قول کے مطابق دو فرشتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کے امتحان کی خاطر اتارا تھا وہ لوگوں کو اللہ کے

اذن کے ساتھ جادو سکھاتے تھے اور سکھانے سے پہلے ضرور کہہ دیتے تھے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری آزمائش کے لیے بھیجا ہے لہٰذا تم جادو نہ سیکھو۔[13]

مفسرین نے ہاروت وماروت کے بارے میں کئی خبریں ذکر کی ہیں۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا واقعہ بیان کیا ہے جو دومتہ الجندل سے آنے والی ایک عورت کے ساتھ پیش آیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں کہ دومتہ الجندل کی عورت نبی ﷺ کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد آپ ﷺ کی تلاش میں آئی جب آپ ﷺ کو نہ پایا تو رونے لگی اور کہنے لگی مجھے ڈر ہے کہ میں کہیں تباہ و برباد نہ ہو جاؤں میرا خاوند مجھے چھوڑ کر چلا گیا ایک بوڑھی عورت میرے پاس آئی اس نے کہا اگر تو وہ سب کچھ کرلے گی جس کا میں تجھے کہوں تو تیرا شوہر تیرے پاس لوٹ آئے گا میں نے کہا میں کروں گی میں شہر بابل پہنچی وہاں دو آدمی اپنے پروں سے ہوا میں لٹکے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا کہ تجھے کیا ضرورت ہے؟ میں نے جواب دیا جادو سے سیکھنا چاہتی ہوں انہوں نے کہا ہم آزمائش ہیں لہٰذا تم کفر نہ کرو اور واپس لوٹ جاؤ جس نے واپس جانے سے انکار کر دیا انہوں نے کہا تو اس تنور میں جا کر پیشاب کر میں خوفزدہ ہو گئی اور واپس لوٹ آئی انہوں نے پوچھا کہ تو نے پیشاب کیا؟ میں نے جواب دیا ہاں تو نے وہاں کیا دیکھا میں نے وہاں کچھ نہیں دیکھا انہوں نے کہا تو نے پیشاب نہیں کیا واپس لوٹ جا میں نے جانے سے انکار کر دیا میں پھر گئی اور تنور میں پیشاب کر دیا میں نے دیکھا کہ ایک نقاب پوش گھڑ سوار جو مجھ سے نکل کر آسمان پر چڑھ گیا انہوں نے کہا اب کی بار تو نے سچ بتایا وہ تیرا ایمان تھا جو تجھ سے نکل گیا ہے اب چلی جاؤ چنانچہ بڑھیا نے پوچھا تو میں نے کہا کہ مجھے نہیں کچھ سکھایا بڑھیا نے کہا تجھے سب کچھ آگیا ہے اب جو کچھ چاہو گی وہ ملے گا یہ گندم کا دانہ لو اسے حکم کرو گی اسی طرح ہو گا چنانچہ میں نے اسے زمین پر ڈال کر کہا اگ جا وہ فوراً اگ گیا میں نے کہا بالی پیدا ہو جائے تو پیدا ہو گئی میں نے کہا سوکھ جا تو وہ سوکھ گیا میں نے کہا دانہ دانہ ہو جا تو وہ ہو گیا پھر میں نے کہا خشک ہو جاؤ تو دانے خشک ہو گئے آٹا بن جا تو وہ آٹا بن گیا میں نے کہا روٹی پک جا تو روٹی تیار ہو گئی میں جو بھی کہتی اسی طرح ہو جاتا تو میرا دل نادم ہونے لگا اور اللہ کی قسم! مجھے اپنے بے ایمان ہونے کا صدمہ ہونے لگا اے ام المومنین! اللہ کی قسم نہ میں نے جادو سے کوئی کام لیا ہے نہ کسی پر کیا ہے اور نہ کبھی ایسا کروں گی امام حاکم نے اس واقعہ کو مستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بیضاوی و مسلم میں نہ ہونے کے باوجود اس حدیث کی سند صحیح ہے۔[14]

اس طرح قرآن پاک نے قوم بنی اسرائیل کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرعون کے بڑے بڑے درباری جادوگروں کے موسیٰؑ سے مقابلے کا قصہ بیان کیا ہے اور یوں ثابت کیا ہے کہ اہل مصر کے ہاں یہ غلیظ اور خبیث علم موجود تھا روم جو عیسائیوں کا تاریخی شہر رہا ہے ۱۵۳۲ء میں وہاں جادو سکھانے کا پہلا مدرسہ قائم ہوا اور یورپ کی جدید تاریخ مرتب کرنے والوں نے لکھا ہے کہ یورپ میں سب سے پہلے یہود نے جادو کو پھیلایا امریکی ریاست اوہایو میں 1969ء سے آج تک ہر سال پانچ نومولود بچوں کو قتل بہار کی واپسی کے نذرانے کے طور پر ذبح کر دیا جاتا ہے اور یہ جادوگروں کے کہنے پر ہوتا ہے اوہام پرستی اور نجوم پرستی بھی جادو ہی کی قسم ہے اسی طرح ہندوستانی وزیراعظم اندرا گاندھی انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو، فرانسیسی صدر جس کارڈ سکان کینیا کے صدر اور مراکش کے شاہ کے بارے میں بھی اخباری اطلاعات ہیں کہ یہ لوگ نجومیوں

کے مشورے سے سارے کام کرتے تھے ڈیلفی کے کاہن یونانی ذہن کے لیے تو الوہی تھے مگر عیسائیوں کی نظر میں وہ شیطان قرار پائے بت پرستوں کے خیال میں مسیح ایک جادو گر تھا جبکہ عیسائیوں نے اسے خدا کے بیٹے اور معجزاتی شخصیت کے طور پر پوجا۔ میکسیکو کے مقامی باشندوں کے ہاں ایسے جادو گر موجود ہیں جو "بادل لا سکتے ہیں چھڑی کو سانپ پتھر کو کیکڑا بنا سکتے اور اسی طرح کے دوسرے کام کر سکتے ہیں ابتدائی عیسائیوں نے ہاتھوں پر چھڑی رکھنے اور دعا کرنے کا ذریعہ شفاء دینے کا طریقہ اپنایا شراب نوشی اور ماہرین طب کی اختیار کردہ توہمات پرستی کا خاتمہ ہو گیا تین سکوانتا وانے "ان تمام لوگوں کے خلاف ایک صلیبی جنگ شروع کی جن پر جادو گری کا شبہ تھا اور اپنے پیروکاروں کے ایمان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے "اپنے الوہی دعووں کی مخالفت کرنے والے تمام افراد سے نجات حاصل کی۔[15]

جملہ معروف مذہبی نظاموں کے تاریخی ارتقاء کے تمام مدارج میں جادو کسی نہ کسی شکل میں ان مذاہب کا ایک حصہ نظر آتا ہے سحر کے مظہر کے متعلق زیادہ قابل بھروسہ اطلاعات قدیم مشرقِ وسطیٰ یونانی و رومی نصرانی یورپ اور ان کی ہم عصر قبل از نوشتہ تہذیبوں کے بارے میں موجود ہیں قدیم رومی تہذیب میں زیادہ اہمیت شعبدہ بازی کی صندا توڑ) کو دی گئی ہے یہ منتر دشمنوں کو مقابلے میں شکست دینے یا مقابلوں میں کامیابی کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔[16]

قرآن وسنت کی روشنی میں جادو کی حقیقت

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔[17]

(اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا، بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے، اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جادو اتارا گیا تھا، وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے، جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں، تو کفر نہ کر پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے، یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نہ نفع پہنچا سکے اور وہ جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔)

قاضی ثناء اللہ فرماتے ہیں:

"یہود اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پسِ پشت ڈال کر جادو اور شعبدہ کی کتابوں کے پیچھے پڑ گئے تتلو یا تو تلاوت سے مشتق ہے جس کا معنی پڑھنا یا تلو سے

مشتق ہے جس کا معنی پیروی کرنا ہے۔یہود جادو کی کتابوں کی پیروی کرتے تھے اور ان کے مطابق عمل کرتے تھے اور یہ الزام لگاتے تھے کہ حضرت سلیمانؑ کی بادشاہی اسی جادو کی وجہ سے قائم ہے۔امام بغوی لکھتے ہیں کہ السدی نے فرمایا شیاطین فرشتوں کے کلام سے سنتے اور پھر کاہنوں کے پاس آکر جو کچھ سنا ہوتا بتاتے وہ لکھ لیتے۔بنی اسرائیل میں عام بات تھی جن غیب کا علم رکھتے ہیں، حضرت سلیمانؑ نے اس عقیدے کو ختم کرنے کے لیے تمام کتب صندوق میں بند کر کے اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دی۔آپؑ کے وصال کے بعد وہ کتب نکال لی گئیں۔سحر یعنی جادو ایسے الفاظ اور اعمال کا علم ہے جس کے ذریعے انسان شیاطین کا قرب حاصل کرتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"بابل کوفہ کی زمین ہے اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کے ذریعے انسانوں کو آزمایا، یہود کہتے تھے کہ جادو آسمانی علوم میں ہے جو فرشتوں پر نازل ہوا۔اللہ تعالیٰ نے یہود کا رد کرتے ہوئے فرمایا" وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ" عطف ہے " وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ"پر۔ہاروت ماروت دو فرشتے کہتے ہیں ہم اللہ کی طرف سے آزمائش اور امتحان ہیں اگر کوئی جادو کا اسرار کرے تو کہتے ہیں اس راکھ پر پیشاب کر، جب وہ پیشاب کرتا ہے تو اس سے نور نکلتا ہوا آسمان کی طرف بلند ہو جاتا ہے، یہ اس کا ایمان ہے۔فھما میں ھما ضمیر سے مراد ہاروت ماروت ہیں یعنی وہ جادو کے ذریعے میاں بیوی کے درمیان نفرت پیدا کر دیتے تھے۔"[18]

ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ:

"اکثر سلف کا خیال ہے کہ ہاروت وماروت دو فرشتے تھے ان کو زمین کی طرف اتارا گیا تھا۔لوگ ہاروت وماروت سے پوچھتے سحر یعنی جادو کسے کہتے ہیں؟ یہ فرشتے تنبیہ و یاد دہانی کے بعد بتاتے کہ اس فن سے کام لینا کفر ہے، بعض اہل تعبیر نے اعراق کی مشہور ر قاصہ کا قصہ نقل کیا جو یہود کا بیان کیا ہوا ہے۔بعض محدثین نے صاف انکار کر دیا کہ یہ قصہ بالکل من گھڑت لغو ہے مانافیہ ہے اس کا عطف ماکفر سلیمٰن پر ہے یہودیوں کے اعتقاد کی تردید کے جادو فرشتوں پر نازل ہوا ہے۔آیت میں ہے ہاروت ماروت لفظ شیاطین کا بدل ہے آیت کا مطلب یہی درست ہے کہ یہودیوں نے اس چیز کی تابعداری کی جو حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں شیاطین پڑھا کرتے تھے۔حضرت سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا نہ اللہ نے جادو کو ان دو فرشتوں پر اتارا جیسا کہ اے یہودیوں تمہارا خیال جبرائیل ومیکائیل کی طرف ہے بلکہ یہ کفر شیاطین کا ہے جو بابل میں لوگوں کو جادو سیکھایا کرتے تھے، جن کے ہاروت وماروت تھے۔خواجہ حسن بصری فرماتے ہیں کہ یہ دو آدمی تھے کیونکہ فرشتے لوگوں کو جادو کی تعلیم نہیں دیتے۔"[19]

ابوالاعلی مودودیؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

"بنی اسرائیل پر اخلاق ومالی انحطاط کا دور آیا تو وہ غلامی، جہالت اور ذلت وپستی نے ان کے اندر بلند حوصلگی نہ چھوڑی، وہ تعویز گنڈوں کی طرف مبذول ہوگئے۔جس دور میں بنی اسرائیل کی قوم بابل میں قید تھی اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کو انسانی شکل میں آزمائش کے لیے بھیجا۔ایسا عمل اور تعویذ سیکھتے جس سے میں بیوی میں جدائی کروادیتے، اخلاقی زوال کا انتہائی درجہ تھا جس میں وہ لوگ مبتلا تھے۔"[20]

تفسیر النساء میں :

" وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا "

ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی نے حضرت سلیمانؑ کو کفر کی طرف منسوب کیا ہو، یہود نے انہیں جادو کی طرف منسوب کیا،" فَلَا تَكْفُرْ "میں حکم موجود ہے کہ جس نے یہ کام کیا وہ کافر ہو جائے گا لہذا کفر نہ کرو کیونکہ جادو سیکھنا کفر ہے۔"[21]

فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰي[22]

(اب تو موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔)

قاضی ثناءاللہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"عصیٰ اصل میں عصو و تعا دونوں واؤ یا سے بدل کر ادغام ہو گئیں پھر صاد کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دے دیا گیا۔فالقو احبالھم و عصیھم فاذا حبالھم الخ انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں تو ان کی رسیاں دوڑتے ہوئے سانپ نظر آنے لگیں، یخیل کو ابن ذکوان نے تاء کے ساتھ پڑھا ہے اس بناء پر مرفوع حبالا و ع عصیٰ کی طرف راجع ہے۔جب انہوں نے رسیاں پھینکیں تو لوگوں کی نظر بندی کی، موسیٰؑ اور لوگوں کو محسوس ہوا زمین سانپوں سے بھر گئی ہے۔[23]

مفتی محمد شفیع اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہیں :

"فرعونی جادو گروں کے جادو کی ایک قسم نظر بندی تھی جو مسمریزم کے ذریعے بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ دیکھنے والوں کو وہ لاٹھیاں اور رسیاں سانپ محسوس ہو رہی تھیں حالانکہ وہ سانپ نہ تھیں بلکہ جادو کی قسم تھیں۔"[24]

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭوَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى[25]

(انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادو گروں کے کرتب ہیں اور جادو گر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔)

قاضی ثناءاللہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ :

ان کے بعد پایا تو موصول یا مصدر یہ ہے، ساحر فاعل کے وزن پر ہے، کید سحر میں اضافیت بیانیہ ہے، ساحر سے مراد جنس ساحر ہے۔ساحر کبھی بھی کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی چلا جائے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،" جادو زمین کے کسی خطہ میں سعادت مند نہیں ہوتا۔ابنِ ابی حاتم اور ترمذی نے جندب بن عبداللہ الجبلی سے روایت فرمایا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم جادو گر کو پاؤ تو اسے قتل کر دو، پھر آپ ﷺ نے آیت "وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى " تلاوت فرمائی، فرمایا جہاں بھی ہو امن میں نہیں ہوتا۔"[26]

شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں :

"جادو گر کے ڈھکوسلے چاہے کہیں ہوں اور کسی حد تک پہنچ جائیں حق کے مقابل کامیاب نہیں ہو سکتے، نہ جادو گر کبھی فلاح پا سکتا ہے اسلئے ساحر کے قتل کا حکم دیا گیا۔"[27]

قَالَ مُوْسٰى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ[28]

(موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ کیا تم اس صحیح دلیل کی نسبت جب کہ تمہارے پاس پہنچی ایسی بات کہتے ہو کیا یہ جادو ہے، حالانکہ جادو گر کامیاب نہیں ہوا کرتے۔)

تفسیر قرطبیؒ میں ہے:

"حضرت موسیٰؑ نے کہا "اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا"، کہا گیا کہ کلام میں حذف ہے! کیا تم حق کے متعلق کہتے ہو کہ سحر ہے پس "اَتَقُوْلُوْنَ" پہ انکار ہے اور ان کا قول "هٰذَا اَسِحْرٌ" (یہ جادو ہے) محذوف ہے، پھر موسیٰؑ کی جانب سے دوسرا انکار ہوا اور فرمایا، "اَسِحْرٌ هٰذَا" (کیا یہ جادو ہے؟)، پہلا قول ان کے دوسرے قول پر اکتفا کرتے ہوئے حذف کر دیا گیا، اس میں فرعون اور اس کے درباریوں کا انکار کیا گیا۔ " وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ "یعنی وہ کامیاب نہیں ہوئے جو اس کے ساتھ آئے۔"[29]

تفسیر ابنِ کثیر میں ہے:

"موسیٰؑ نے سمجھایا کہ اللہ کے سچے دین کو جادو کہہ کر کیوں اپنی ہلاکت کو بلا رہے ہو؟ کبھی جادو گر بھی کامیاب ہوئے ہیں؟ لیکن انہیں نصیحت کا اثر الٹ ہوا ان لوگوں نے دو اعتراض جڑ لیے کہ تم ہمیں ہمارے باپ دادا کی روش سے ہٹا رہے ہو اور دوسرا کہ تمہاری نیت ہے کہ تم اس ملک کے مالک بن جاؤ۔"[30]

اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ[31]

(پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھتے جادو میں آجاتے ہو۔)

مفتی محمد شفیع اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ:

"یہ لوگ آپس میں سرگوشی کرتے ہیں کہ یہ جو اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں ہماری طرح کے انسان ہیں، کوئی فرشتہ نہیں، کلام الٰہی کی تاثیر کا کوئی کافر بھی انکار نہیں کر سکتا، لوگوں کو ہٹانے کے لیے انہوں نے اس کو سحر اور جادو قرار دیا اور لوگوں کو اسلام سے روکنے کے لیے کہا کہ جب تم سمجھ گئے ہو یہ جادو ہے تو اس کے پاس جانا اور کلام سننا دانشمندی کے خلاف ہے۔"[32]

امام قرطبیؒ اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ:

"اور جب انہوں نے سرگوشیاں کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو آگاہ کر دیا "السِّحْرَ" لغت میں بناوٹی چیز کو سحر کہتے ہیں جس کی حقیقت واضح نہ ہو۔ "وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ" بعض علماء نے کہا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ وہ تمہاری مثل انسان ہے، بعض نے کہا کہ اس کا معنی ہے کہ کیا تم جادو کو قبول کرتے ہو جبکہ تم جانتے ہو کہ یہ جادو ہے۔"[33]

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ[34]

(اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی)۔)

تفسیر قرطبیؒ میں "النَّفّٰثٰتِ" سے مراد جادو گر عورتیں جو دھاگوں کی گرہوں میں تھتکارتی ہیں جب ان پر دم کرتی ہیں۔امام نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے گرہ لگائی پھر اس میں تھتکار اتو اس نے جادو کیا، جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا، جس نے کوئی چیز لٹکائی تو اسے اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔"[35]

حافظ ابن کثیر اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

"عکرمہ، مجاہد، قتادہ نے گرہ لگا کر پھونکنے والیوں سے جادو گر عورتیں مراد لی ہیں، حدیث میں ہے کہ حضرت جبرائیلؑ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تو حضرت جبرائیلؑ نے دعا کی:

"بِسْمِ اللّٰہ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَيٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّکُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰہ یَشْفِیْکَ"

(یعنی اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں یہ اس بیماری سے جو تجھے دکھ پہنچائے اور یہ حاسد کی برائی اور بدی سے اللہ تجھے شفادے۔اس بیماری سے مراد جادو تھا۔)

مسند احمد میں ہے کہ:

"نبی کریم ﷺ پر یہودی نے جادو کیا، حضرت جبرائیلؑ نے بتایا کہ فلاں یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور فلاں کنوئیں میں گرہیں لگا کر رکھا ہے، آپ ﷺ نے اس کنوئیں سے جادو نکلوا کر گرہیں کھول دیں اور اثر ختم ہو گیا۔"[36]

جادو گر یا جادو گرنی شیطانی تعویذات پڑھ کر جس میں وہ شیاطین سے مدد مانگتے ہیں، شیطانی تعویذات پڑھنے کے بعد دھاگوں پر پھونکتے ہیں اور گرہ لگاتے ہیں جس کے نتیجے میں جادو واقع ہوتا ہے۔ محض دھاگہ اور گرہ کی وجہ سے ایسا نہیں ہوتا بلکہ ایسا اسلئے ہوتا ہے کہ اس جادو گر نے شیاطین سے مدد مانگی تھی اور اللہ کے ساتھ شرک کیا تھا۔

جادو کے وجود پر سنت نبوی ﷺ کے دلائل:

حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِبْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَوْرِبْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اجْتَنِبُوا المُوبِقَاتِ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ"[37]

(مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا، کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلاَنِ مِنَ المَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مِنَ البَيَانِ لَسِحْرًا، أَوْ: إِنَّ بَعْضَ البَيَانِ لَسِحْرٌ"[38]

(ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے اور ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان

کیا کہ دو آدمی پورب کی طرف (ملک عراق) سے (سنہ 9ھ میں) مدینہ آئے اور لوگوں کو خطاب کیا لوگ ان کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض تقریریں بھی جادو بھری ہوتی ہیں یا یہ فرمایا کہ بعض تقریر جادو ہوتی ہیں۔)

عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَتَى عَرَّ افًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً[39]

(رسول اللہ ﷺ کی بعض ازواج مطہرات سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی جادو گر یا غیب کی خبریں دینے کا دعویٰ کرنے والے سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا اور اس کی باتوں کو سچا جانا تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہو گی۔)

قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ، سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، "مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ اليَوْمَ سُمٌّ وَلاَ سِحْرٌ"[40]

(میں نے عامر بن سعد سے سنا، انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي، دَعَا اللَّهَ وَدَعَاهُ، ثُمَّ قَالَ: أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ، قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " جَاءَنِي رَجُلاَنِ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ اليَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: فِيمَا ذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ " قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى البِئْرِ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: لاَ، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللَّهُ وَشَفَانِي، وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ[41]

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا اثر یہ تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ کوئی چیز کر چکے ہیں حالانکہ وہ چیز نہ کی ہوتی ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعائیں کر رہے تھے، پھر فرمایا: عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے۔ میں نے عرض کی وہ کیا بات ہے یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس دو فرشتے (جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام) آئے اور ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا پاؤں کی طرف پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا ان صاحب کی تکلیف کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ فرمایا بنی زریق کے لبید بن اعصم یہودی نے، پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں جو نر کھجور کے خوشے میں رکھا ہوا ہے۔ پوچھا اور وہ جادو رکھا کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان کے کنویں میں۔ بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کے ساتھ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور اسے دیکھا وہاں کھجور کے درخت بھی تھے پھر آپ واپس عائشہ

رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا (سرخ) ہے اور اس کے کھجور کے درخت شیاطین کے سروں جیسے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کنگھی بال وغیرہ غلاف سے نکلوائے یا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، سن لو اللہ نے تو مجھ کو شفاء دے دی، تندرست کر دیا اب میں ڈرا کہیں لوگوں میں ایک شور نہ پھیلے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سامان کے گاڑ دینے کا حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔)

علماء کی نظر میں جادو کی حقیقت:

امام قرطبیؒ کہتے ہیں کہ اہل السنہ کا مذہب ہے کہ جادو ثابت ہے، اس کی حقیقت ہے جبکہ معتزلہ اور امام شافعیؒ کے شاگردوں میں سے ابو اسحٰق الاستر آبادی کا مذہب ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے، یہ حقیقت پر پردہ پوشی اور وہم و گمان ہے اور شعبدہ بازی کی قسموں میں سے ہے۔"**يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ**"یعنی کہ حضرت موسیٰؑ کو خیال آیا کہ جادوگروں کی پھینکی ہوئی لاٹھیاں دوڑ رہی ہیں اس طرح سے مزید فرمایا"**سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ**"[42]

یعنی انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا، اس طرح دیگر عقلی و نقلی دلائل سے بھی جادو کا فی الواقع موجود ہونا ثابت ہے۔

"**وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ**" میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ جادو کا علم سکھاتے تھے چنانچہ آلہ جادو حقیقت میں موجود نہ ہوتا تو اس کی تعلیم ممکن نہ ہوتی اور نہ اللہ تعالیٰ اس بات کی خبر دیتے کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

فرعون کے بلائے ہوئے جادوگروں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"**وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ**"یعنی وہ عظیم جادو لے کر آئے۔ جادو کا علم مختلف زمانوں میں منتشر رہا ہے اور لوگ اس کے بارے میں گفتگو کرتے رہے ہیں سو یہ کوئی نئی چیز نہیں، صحابہ اور تابعین کرام سے کسی ایک سے بھی اس کا انکار ثابت نہیں ہے۔[43]

جادو ایک حقیقت ہے امام ابو حنیفہؒ اس کے قائل نہیں یعنی کہ جادو صرف آنکھوں پر اثر کرتا ہے لیکن متعلقہ چیز کی حقیقت کو نہیں بدلتا۔ ابو عبداللہ الرازیؒ نے معتزلہ کے متعلق بیان کیا کہ وہ جادو کے وجود کے منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں جادو کوئی چیز نہیں، جو جادو جانتا ہو وہ کافر ہے لیکن اہلِ سنت جادو کے وجود کے قائل ہیں۔ جادوگر اپنے جادو کے زور پر ہوا میں اڑ بھی سکتے ہیں مگر کلمات اور جنتر منتر کے وقت ان چیزوں کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اہلِ سنت کی دلیل ہے "**وَمَا هُم بِضَارِّينَ**" ہے، دوسری دلیل حضرت محمد ﷺ پر جادو کیا جانا اور آپ ﷺ پر اس کا اثر ہونا، تیسرا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا واقعہ ہے۔[44]

امام نوویؒ کے نزدیک جادو حقیقت ہے۔ جمہور آئمہ و علماء اس کے قائل ہیں اور کتاب و سنت کی نصوص بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔[45]

امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

"جادو کی حقیقت ہے، بعض جادو ایسے ہوتے ہیں جو آدمی کو ہلاک کر دیتے ہیں اور بعض مرض میں مبتلا کر دیتے ہیں۔"[46]

امام خطابیؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے جادو کا انکار کیا ہے اور اس کی حقیقت کو باطل قرار دیا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ جادو ثابت ہے اور اس

کی حقیقت موجود ہے اس کے ثبوت پر عرب، فارس، ہند اور کچھ روم کی اکثر قوموں کا اتفاق ہے، یہی قومیں صفحہ پیش ہستی پر لینے والے لوگوں میں افضل ہیں اور انہی میں علم وحکمت زیادہ ہے۔

"يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ"

وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور اس سے پناہ طلب کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ "وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ" جادو کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی احادیث ثابت ہیں جن کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو دیکھی ہوئی چیزوں کو نہ مانتا ہو، لہذا جادو کا انکار کرنا سراسر جہالت ہے۔[47]

ابن تیمیہؒ اور حافظ ابنِ قیمؒ کا مسلک ہے کہ جادو حقیقت ہے، محض تخیل نہیں۔ حافظ ابنِ کثیرؒ، ابو بکر یحیٰ بن محمد کتاب "الاکراہ فی مذہب الاثرات" کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ "ان سحر لہ حقیقۃ" یعنی جادو واقعی حقیقت ہے۔[48]

حافظ ابنِ قیمؒ فرماتے ہیں:

"بعض لوگوں نے اس چیز کا انکار کیا ہے کہ نبی ﷺ پر جادو ہوا ہو، کیونکہ یہ عیب ہے لیکن ان کا دعویٰ غلط ہے، اس لیے کہ آپ ﷺ پر واقعی جادو ہوا جیسا کہ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر جادو ہوا اور آپ ﷺ کو محسوس ہوتا تھا کہ آپ ﷺ اپنی ازواج کے پاس ہیں مگر فی الواقع ایسا نہیں ہوتا تھا۔ یہ جادو کی سب سے سخت صورت ہے۔"[49]

امام رازیؒ نے کی نظر میں:

"جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے اور جس پر جادو کیا جاتا ہے اس پر اس کا اثر ہوتا ہے اور کچھ لوگوں کا دعویٰ بالکل غلط ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور محض وہم و گمان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ جادو ان چیزوں میں سے ہے جن کا علم باقاعدہ طور پر سکھایا جاتا ہے اور یہ جادو کی وجہ سے جادو گر کافر ہو جاتا ہے اور یہ کہ جادو کر کے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالی جا سکتی ہے۔"[50]

امام ابن ابی العز حنفیؒ فرماتے ہیں:

"علماء نے حقیقتِ جادو اور اس کی اقسام میں اختلاف کیا ہے۔ ان میں سے اکثر یہ کہتے ہیں کہ جادو کبھی جادو کیے گئے آدمی کی موت کا سبب بنتا ہے اور کبھی اس کی بیماری کا۔"[51]

رسول کریم ﷺ اور جادو:

حج کے مہینہ میں جب رسول کریم ﷺ حدیبیہ سے واپس آئے ماہ محرم شروع ہو چکا تھا تو مدینہ میں رہنے والے منافق یہودیوں کے سردار قبیلہ بنو زریق کے حلیف اور یہودی جادو گر لبید بن اعصم کے پاس آئے اور اس سے کہنے لگے "اے ابو اعصم! تو ہم میں سے بڑا جادو گر ہے ہم نے محمد ﷺ پر جادو کیا اور مردوں عورتوں نے بڑھ چڑھ کر اس کام میں حصہ لیا مگر افسوس تمام کوشش رائیگاں گئی اور محمد ﷺ پر کچھ اثر نہ ہوا اب ہم تجھے تیری محنت ومزدوری دیں گے لہذا تو محمد ﷺ پر جادو کر چنانچہ کچھ اجرت پر لبید بن اعصم نے جادو کرنے کی حامی بھر لی اس

زمانے میں آپ ﷺ کے ہاں ایک یہودی لڑکا خدمت کار تھا اس لڑکے سے ساز باز کر کے آپ ﷺ کی کنگھی کا ٹکڑا حاصل کیا جس میں آپ ﷺ کے بال تھے انہی بالوں اور کنگھی پر جادو کیا گیا تھا اس جادو کو کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھ کر لبید بن اعصم نے بنی زریق کے کنوئیں ذروان کی تہہ میں پتھر کے نیچے دبا دیا اس جادو کے اثر سے آپ ﷺ گھلتے چلے گئے کسی کام کے متعلق خیال کرتے کہ وہ کر لیا ہے حالانکہ وہ نہیں کیا ہوتا ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے ہاں تھے آپ ﷺ نے اللہ تعالی سے دعا مانگی اس حالت میں غنودگی طاری ہو گئی آپ ﷺ نے دو فرشتوں کو دیکھا جنہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ پر لبید بن اعصم نے جادو کیا ہے۔[52]

آپ ﷺ پر جادو کے اثر کی حدیث کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمْ رضی اللہ تعالی عنہ اَنَّہٗ اِشْتَکٰی لِذَالِكَ اَیَّامًا[53]

(حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چند ایام اس کیفیت کی شکایت کی۔)

فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ فَمْرَةَ عِنْدَالْاِسْمَاعِیْلِیْ: فَأَقَامَ أَرْبَعِیْنَ لَیْلَةَ

(محدث اسماعیل کے نزدیک ابو فمرہ کی روایت میں ہے یہ شکایت آپ ﷺ کو چالیس رات تک رہی۔)

حضرت زید رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث صحیح ہے جادو کی شدت کی وجہ سے آپ ﷺ کی بیماری صرف چند دن ہو جبکہ محدث اسماعیل کے نزدیک چالیس دن کا ذکر ہے اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔[54]

لبید بن اعصم کے کیے گئے جادو کے انکشاف کے بعد آپ ﷺ نے حضرت علی، حضرت زبیر اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین کو بھیجا اسی طرح وہ جادو کنگھی، کنگھی کرتے وقت گرنے والے بالوں اور نہ کھجور کے خوشہ کے غلاف میں تھا دلائل النبوہ میں حضرت عائشہ رضی اللی تعالی عنھا سے روایت ہے کہ کنویں میں اتر کر کنوئیں کی تہہ میں رکھے ہوئے پتھر سے کھجور کے خوشے کا غلاف نکالا یہ وہ پتھر ہوتا ہے جو کنویں کی تہہ میں رکھا جاتا ہے جس پر ڈول بھرنے والا کھڑا ہوتا ہے کھجور کے خوشہ کا غلاف نکالا تو اس میں رسول ﷺ کی کنگھی اور آپ ﷺ کے بالوں کا گچھا تھا جو کنگھی کرتے وقت گرتے تھے اس میں موم کی بنی رسول ﷺ کی مورتی تھی جس میں سوئیاں چبھو دی گئی تھیں اور ایک تانت میں گیارہ گرہیں تھیں۔[55]

اللہ تعالی نے سورۃ فلق اور سورۃ الناس نازل فرمائی اور جبرئیل امینؑ نے کہا ان دونوں کے ساتھ دم کیا جائے آیت پڑھتے جاتے تو گرہیں کھلتی جاتیں صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اس خبیث کو قتل نہ کر دیں فرمایا جہاں تک میرا تعلق ہے اللہ نے مجھ کو شفا دی ہے میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں لوگوں میں فتنہ وفساد کی آگ بھڑکاؤں۔[56]

واضح ہوا کہ نبی کریم ﷺ پر جادو ہوا جس کا اثر واضح ہے اور سب پر جادو کی حقیقت عیاں ہوئی کہ جادو برحق ہے اور اس کے اثرات رسول ﷺ پر ظاہر ہوئے جس کی واضح مثال الصحیح بخاری کی اس حدیث سے ملتی ہے۔

حدیث کے پس منظر میں علماء کی آراء:

نبی ﷺ پر جادو ہوا تھا، جو لوگ اس حدیث کو منصبِ نبوت کے منافی سمجھتے ہوئے اس کا انکار کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ امام بغویؒ درج بالا صحیح بخاری کی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ، "هذا حديث متفق على صحته....وقولها طب اى سحر" اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے، حدیث کے لفظ طب سے مراد جادو ہے۔ بیماری کے علاج کو طب کہا جاتا ہے اور جادو کا علاج کو بھی کیونکہ جادو سب سے بڑی بیماری ہے۔[57]

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں (ان النبی ﷺ قال لما حل السحر ان الله شفانی) جب نبی ﷺ سے جادو ختم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا (ان الله شفانی) اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمادی، شفا اس صورت میں ہوئی ہے جب مرض ختم ہو جائے، لہذا ثابت ہوا کہ آپ ﷺ پر جادو ہوا تھا۔ یہ کتاب وسنت کے قطعی دلائل سے ثابت ہے، اس کے برعکس معتزلہ جنہوں نے جادو کا انکار کیا ہے ان کی بات قابلِ اعتبار نہیں کیونکہ جادو کا عمل پہلے زمانوں سے موجود تھا لیکن صحابہ وتابعین میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا۔[58]

امام ابنِ جریر طبریؒ روایت بیان فرماتے ہیں جبرائیلؑ نبی جریم ﷺ کے پاس آئے اور دریافت کیا، اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ کو کوئی تکلیف ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، یہ سن کر جبرائیلؑ نے ان الفاظ میں دم کیا (بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْکَ مِنْ کُلِّ شَيٍ يُؤْذِيْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيْکَ)، "میں تمہیں اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں، ہر اس مرض سے جو آپ کو تکلیف دے اور حسد کرنے والے کے شر اور نظرِ بد سے اللہ آپ ﷺ کو شفا دے۔" اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شفا دی۔[59]

حافظ ابنِ حجرؒ علامہ مازری کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ (انکر بعض المبتدعة هذا الحديث و زعموا انه يحط منصب النبوة) بعض بدعتی حضرات نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور خیال کیا ہے کہ نبی ﷺ پر جادو کا اثر ہونا منصبِ نبوت کے منافی ہے۔ ان کے مطابق اگر روایات کو تسلیم کر لیا جائے تو کئی شرعی مسائل میں خلل واقع ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے یہ گمان کیا ہو کہ آپ ﷺ جبرائیلؑ کو دیکھ رہے ہیں، حالانکہ درحقیقت نہ دیکھ رہے ہوں، امام مازریؒ تمام اعتراضات کو مردود قرار دیتے ہیں۔ آپ ﷺ پیغام پہنچانے میں معصوم عن الخطاء تھے، جیسا کہ معجزات بھی آپ ﷺ کی صداقت کے گواہ ہیں، لہذا دلائل اور گواہوں کے برخلاف کچھ بھی تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ آپ ﷺ کا دنیوی اور جن کا مذہب رسالت سے کوئی تعلق نہیں جو جادو سے متاثر ہوئے تو وہ ایسے ہی تھا جیسے آپ کو مختلف امراض لاحق ہوتے تھے، لہذا تسلیم کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ دنیوی امور میں متاثر ہوئے تھے۔[60]

خلاصہ

جادو واقعات کی غیر فطری طور پر ظہور میں لانے کا فن ہے۔ یہ علم ہر زمانہ میں اور ہر قوم کے عقیدے میں داخل رہا ہے۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ جادو کی حقیقت سے واقف ہو۔ علوم کی دنیا میں جادو پرانا علم ہے۔ ابتدائے آفرینش سے انسانی معاشرے میں اس کا وجود و

ثبوت پایا جاتا ہے۔ جنات موسیٰؑ کے مقابلے میں جادو کو فرعونی حکومت کی سرپرستی اور جادو گر کو انتہائی مراعات یافتہ طبقہ شمار کیا جاتا تھا۔ جادو کرنے والا کفریہ شرکیہ الفاظ اور حرکات کی بدولت شیطانی قوتوں کے ذریعے اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے عام آدمی ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر بھی متاثر ہو جایا کرتے تھے۔ جادو کی زد میں اکثر خواتین ہی سب سے زیادہ آتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خواتین کو کمزور اور کم قوت برداشت والا بنایا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے اوپر ہونے والے مظالم یا اس کے مزاج کے خلاف ہونے والے واقعات ان کے ذہن پر انتہائی دباؤ ڈالتے ہیں اور وہ صبر کا دامن چھوڑ کر کاہن کے در پر چلی جاتی ہے۔ عورتوں سے مردوں کی تعداد عموماً کم ہے۔ قصہ مختصر ہے کہ اسلام میں جادو کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور مقالہ ہذا میں جادو کی حقیقت اور اس کے اثرات کا جائزہ تین ابواب میں مشتمل ہے۔ مقالہ ہذا کے باب اول میں جادو کا تعارف قران وسنت کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے نیز رسول اللہ ﷺ پر ہونے والے جادو کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں جادو کی حقیقت اور اس کے متعلق کا علماء کا اختلاف واضح کیا ہے اور جنات کی شکل وصورت اور کہانت کی حقیقت کو سامنے لایا گیا ہے۔ تیسرے باب میں عصرِ حاضر میں ہونے والے جادو کے مختلف طریقے، ان کی علامات، ان کے اثرات اور پھر اختتام میں جادو سے بچنے کی احتیاطی تدابیر اور علاج بتایا گیا ہے۔

حوالہ جات

---

[1] قرطبیؒ، ابو عبداللہ محمد بن احمد، امام (مترجم) پیر محمد کرم شاہ، تفسیر قرطبیؒ (ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۱۲ء)، ۵۱۶/۱

[2] الازھری، ابو منصور محمد بن احمد، تہذیب اللغۃ (دار الکتب المصریہ القاہرہ، ۱۹۹۴ء)، ۲۹۰/۴

[3] ابن منظور، ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب (دار الصادر بیروت، س ن)، ۳۴۸/۴

[4] الفیومی، احمد بن محمد، المصباح المنیر، (دار الھجرۃ، ایران، ۱۴۰۵ھ)، ص ۲۶۸

[5] ابن قیم، حافظ، (مترجم) سید رئیس احمد جعفری، زاد المعاد (نفیس اکیڈمی کراچی، ۱۹۹۰ء)، ۱۱۵/۴

[6] قاسم محمود، سید، شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، (شاہکار فاؤنڈیشن کراچی، س ن)، ص ۸۱۴

[7] محمد جمیل، میاں، جادو کی تباہ کاریاں اس کا شرعی علاج، (ابوہریرہ اکیڈمی اقبال ٹاؤن لاہور، ۲۰۰۷ء)، ص ۱۳

[8] ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک، (مترجم) سید یٰسین علی، سیرت النبی ابن ہشام، (ادارہ اسلامیات پبلیشرز لاہور، ۱۹۹۴ء)، ۱۳۵/۱-۱۳۶

[9] ابن خلدون، عبد الرحمٰن، علامہ (مترجم) مولانا راغب رحمانی، مقدمہ ابن خلدون (نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی، ۲۰۰۱ء)، ۳۳۲/۲

[10] الجصاص، ابو بکر احمد بن علی الرازی، علامہ، (مترجم) مولانا عبد القیوم، احکام القران، (شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، ۱۹۹۹ء) ۹۸/۱

[11] سورۃ البقرہ (۲) ۱۰۲

[12] طبری، محمد بن جریر، جامع البیان المعروف تفسیر طبری، (المکتبہ التجاریہ القاہرہ، س ن) ۴۱۵/۲

[13] ایضاً، ۶۲۱/۲

[14] الحاکم، ابو عبداللہ محمد، المستدرک (دار الکتب العلمیہ بیروت، س ن)، ۱۰۰/۴

[15]جواد یاسر، شیطان کی تاریخ، (نگارشات پبلشرز لاہور، ۲۰۰۴ء)، ص ۱۲۶

Encyclopaedia Brittanica(1988) vol 25-page 819[16]

[17]سورۃ البقرہ (۲) ۱۰۲

[18] پانی پتی، ثناءاللہ، قاضی (مترجم) پیر محمد کرم شاہ، تفسیر مظہری (ضیاءالقران پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۲ء)، ۱/۱۸۵-۱۸۶

[19] امر تسری، ثناءاللہ، مولانا، (مترجم)، مولانا عبدالرشید، توضیح القرآن (مکتبہ قدوسیہ، لاہور ۲۰۰۷ء)، ص ۲۱

[20] مودودی، ابوالاعلی، مولانا، تفہیم القرآن (ترجمان القران لاہور، ۱۴۰۷ھ)، ۹۸/۱

[21] ابن نواب، الشیخ، (تقریظ) پروفیسر عبدالرحمٰن لودھیانوی، تفسیر النساء (الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور، س ن)، ص ۷۷

[22] سورۃ طہ (۲۰) ۶۶

[23]تفسیر مظہری، ۱۹۸/۶

[24]محمد شفیع، مفتی، مولانا، معارف القران (مکتبہ معارف القران کراچی)، ۱۲۴/۲

[25]سورۃ طہ (۲۰) ۶۹

[26]تفسیر مظہری، ۱۹۹/۶

[27]عثمانی، شبیر احمد، مولانا، تفسیر عثمانی (دارالاشاعت کراچی، ۲۰۰۷ء)، ص ۱۳۴۶

[28]سورہ یونس (۱۰) ۷۷

[29]تفسیر قرطبی، ۸۵۷/۴

[30]ابن کثیر، عمادالدین، حافظ، (مترجم) مولانا محمد جوناگڑھی، تفسیر ابنِ کثیر (مکتبہ قدوسیہ، لاہور ۲۰۰۶ء)، ۵۷۰/۲

[31]سورہ الانبیاء (۲۱) ۳

[32]معارف القران، ۱۷۰/۶

[33]تفسیر قرطبی، ۲۵۵/۶

[34]سورۃ فلق (۱۱۳) ۴

[35]تفسیر قرطبی، ۵۵۹/۱۰

[36]تفسیر ابن کثیر، ۸۰۳/۶، ۸۰۴

[37]البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (دارلسلام ریاض، ۲۰۰۴ء)، حدیث نمبر: ۵۷۶۴

[38]الجامع الصحیح بخاری: ۵۷۶۷

[39]مسلم بن حجاج، امام، الصحیح مسلم (ادارہ اسلام ریاض، س ن)، حدیث نمبر: ۲۲۳۰

[40] صحیح مسلم: ۵۷۶۹

[41]الجامع الصحیح بخاری: ۵۷۶۳

[42]سورۃ الاعراف (۷) ۱۱۶

43 تفسیر قرطبیؒ،۱/۵۱۸

44 تفسیر ابن کثیر،۱/۱۸۲

45 ابن حجر، عسقلانی، احمد بن علی، حافظ، فتح الباری (دار المعرفۃ بیروت، س ن)،۱۰/۲۲۲

46 خلیل ابراہیم، ابو منذر (مترجم) محمد اقبال عبد العزیز، جادو اور آسیب کا کامیاب علاج (دار لسلام ریاض،۲۰۰۷ء)، ص ۱۹۰

47 البغوی، حسین بن مسعود، شرح السنہ (المکتبہ الاسلامی بیروت،۱۴۰۳ھ)،۱۷/۱۸۸

48 عبد اللہ شاہین، پروفیسر، جادو علوم نجوم پامسٹری اور جنات کی حقیقت (نعمانی کتب خانہ، س ن)، ص ۱۸

49 زاد المعاد،۴/۱۱۳-۱۱۴

50 محمد افضل، مولانا، زاد المسلم (جامعہ دعوۃ الاسلامیۃ،۲۰۰۶ء)،۴/۲۲۵

51 وحید عبد السلام، شیخ، (مترجم) حافظ محمد اسحٰق زاہد، جادو کا علاج قرآن وسنت کی روشنی میں (ماہانہ محدث لاہور،۲۰۰۰ء)، ص ۳۸

52 ابن سعد، محمد، علامہ (مترجم) عبد اللہ العمادی، طبقات ابن سعد، (نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی)،۲/۱۹۷

53 اسنن نسائی،۷/۱۹۳

54 فتح الباری،۱۰/۲۲۶

55 بیہقی، دلائل النبوہ، (مطابع الاھرام التجاریۃ القاہرہ،۱۹۴۶ء)۷/۹۴

56 تفسیر قرطبیؒ،۱۰/۵۵۶

57 شرح السنہ،۱۲/۱۸۶

58 تفسیر قرطبیؒ،۱/۵۱۸

59 الرفاعی، محمد نسیب، تیسیر العلی القدیر (مکتبہ المعارف الریاض،۱۴۱۰ھ)،۴/۵۱۱

60 فتح الباری،۱۰/۲۲۶

References

1. Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad, Imam (translator) Pir Muhammad Karam Shah, Tafseer Al-Qurtubi (Zia-ul-Quran Publications, Lahore, 2012), 1/516
2. Al-Azhari, Abu Mansur Muhammad bin Ahmad, Tahzeeb al-Lagha (Dar-ul-Kutub al-Misriyya al-Qahra, 1994), 4/290
3. Ibn Manzoor, Abu al-Fadl Jamal al-Din Muhammad bin Mukarram, Lasan al-Arab (Dar al-Sadr, Beirut, sn), 4/348
4. Al-Fawmi, Ahmad b. Muhammad, al-Misbah al-Munir, (Dar al-Hijra, Iran, 1405 AH), p. 268
5. Ibn Qayyim, Hafiz, (translator) Sayyid Rais Ahmad Jafari, Zaad al-Ma'ad (Nafis Academy Karachi, 1990), 4/115
6. Qasim Mahmood, Sayyid, Shahkar-e-Islami Encyclopedia, (Shahkar Foundation Karachi, SN), p. 814
7. Muhammad Jamil, Mian, The Ravages of Magic, Its Shari'ah Cure, (Abu Hurairah Academy, Iqbal Town, Lahore, 2007), p. 13
8. Ibn Hisham, Abu Muhammad Abdul Malik, Sayyid Yasin Ali, Sirat-un-Nabi Ibn Hisham, (Institute of Islamic Studies, Lahore, 1994), 1/135-136
9. Ibn Khaldun, Abdul Rahman, Allama (translator) Maulana Raghib Rahmani, Muqadda Ibn Khaldun

(Nafis Academy Urdu Bazaar Karachi, 2001), 2/332
10. Al-Jassas, Abu Bakr Ahmad bin Ali al-Razi, Allama, (translator) Maulana Abdul Qayyum, Ahkam al-Quran, (Sharia Academy International Islamic University, Islamabad, 1999) 1/98
11. Surah Al-Baqara (2) 102
12. Al-Tabari, Muhammad ibn Jarir, Jami al-Bayan al-Tafsir al-Tabari, (al-Maktaba al-Tajariya al-Qahra, s.n.) 2/415
13. Ibid., 2/621
14. Al-Hakim, Abu Abdullah Muhammad, al-Mustadrak (Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 4/100).
15. Jawad Yasir, History of Satan, (Nigarshat Publishers, Lahore, 2004), p. 126
16. Encyclopedia Brittanica(1988) vol 25-page 819
17. Surah Al-Baqara (2) 102
18. Panipati, Sanaullah, Qazi (translator) Pir Muhammad Karam Shah, Tafsir Mazhari (Zia-ul-Quran Publications, Lahore, 2002), 1/185-186
19. Amritsari, Sanaullah, Maulana (translator), Maulana Abdul Rasheed, Tawdhih-ul-Quran (Maktaba Quddusia, Lahore, 2007), p. 21
20. Maududi, Abu'l-'Uthaymeen, Maulana, Tafahim-ul-Quran (Al-Qur'an, Lahore, 1407 AH), 1/98
21. Ibn Nawab, Al-Shaykh, Prof. Abdul Rahman Ludhianvi, Tafsir-un-Nissa (Al-Fazal Market Urdu Bazaar, Lahore, SN), p. 77
22. Surah Al-Taha (20) 66
23. Tafsir Mazhari, 6/198
24. Muhammad Shafi, Mufti, Maulana, Ma'arif-ul-Quran (Maktaba Ma'arif-ul-Quran Karachi), 2/124
25. Surah Al-Taha (20) 69
26. Tafsir Mazhari, 6/199
27. Usmani, Shabbir Ahmed, Maulana, Tafsir Usmani (Dar-ul-Prakashan Karachi, 2007), p. 1346
28. Surah Yunus (10) 77
29. Tafsir al-Qurtubi, 4/857
30. Ibn Kathir, Imad-ud-Din, Hafiz, (translator) Maulana Muhammad Junagarhi, Tafsir Ibn Kathir (Maktaba Quddusia, Lahore, 2006), 2/570
31. Surah Al-Anbiyyah (21)3
32. Ma'arif al-Qur'an, 6/170
33. Tafsir al-Qurtubi, 6/255
34. Surah Falaq (113)4
35. Tafsir al-Qurtubi, 10/559
36. Tafsir Ibn Kathir, 6/803, 804
37. Al-Bukhaari, Muhammad bin Isma'il, al-Jami al-Sahih (Dar-ul-Salam Riyadh, 2004), Hadith No. 5764
38. Al-Jami al-Sahih Bukhari: 5767
39. Muslim bin Hajjaj, Imam, Al-Sahih Muslim (Institute of Islam Riyadh, SN), Hadith No. 2230
40. Sahih Muslim: 5769
41. Al-Jami al-Sahih Al-Bukhari: 5763
42. Surah Al-Araf (7)116
43. Tafseer al-Qurtubi, 1/518
44. Tafsir Ibn Kathir, 1/182
45. Ibn Hajar, Asqalani, Ahmad b. 'Ali, Hafiz, Fath al-Bari (Dar al-Mu'rifa, Beirut, sn.), 10/222
46. Khalil Ibrahim, Abu Munzir (translator) Muhammad Iqbal Abdul Aziz, The Successful Treatment of Magic and Asib (Dar-ul-Salam Riaz, 2007), p. 190
47. Al-Baghawi, Husayn ibn Mas'ud, Sharh al-Sunnah (al-Maktaba al-Islami, Beirut, 1403 AH), 17/188
48. Abdullah Shaheen, Professor, Jadoo Sciences, Astrology, Palmistry and the Reality of Jinnat (Nomani Library, SN), p. 18

49. Zaad al-Ma'ad, 4/113-114
50. Muhammad Afzal, Maulana, Zaad-ul-Muslim (Jamia Dawat-ul-Islamiyya, 2006), 4/225
51. Wahid Abdus Salam, Shaykh, (translator) Hafiz Muhammad Ishaq Zahid, The Treatment of Magic in the Light of the Qur'an and Sunnah (Monthly Muhaddith Lahore, 2000), p. 38
52. Ibn Sa'd, Muhammad, Allama (translation) Abdullah al-Amadi, Tabaqat Ibn Sa'd, (Nafis Academy Urdu Bazaar Karachi), 2/197
53. Sunan Nasa'i, 7/193
54. Fath al-Bari, 10/226
55. Bayhaqi, Da'il al-Nabawwa, (Mutabah al-Ahram al-Tajariyyah al-Qahra, 1946) 7/94
56. Tafseer al-Qurtubi, 10/556
57. Sharh al-Sunnah, 12/186
58. Tafseer al-Qurtubi, 1/518
59. Al-Rafa'i, Muhammad Nasib, Taisir al-'Ali al-Qadeer (Maktaba al-Ma'riyyah al-Riyadh, 1410 AH), 4/511
60. Fath al-Bari, 10/226